۱۱۴

۱/۱۱/۱۴۳۰ھ
۸

۹۱/۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں

کہ ایک شخص مرض الموت میں انتہائی تکلیف کی حالت میں کہ کسی وقت تک کا احساس بھی نہ ہو مگر بے ہوش بھی نہ ہو اور شکل بھی ٹھیک کا نہ پڑھ سکے چند نمازیں جو کہ چھ سے زیادہ ہو فوت ہو گئیں تو کیا اس کا فدیہ ہے یا وہ نمازیں معاف ہیں۔

المستفتی : محمد ابراہیم درجہ دورہ حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

مرض اگر اس حد تک پہنچ جائے کہ مریض نہ قیام پر قادر ہو اور نہ ہی بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو اور نہ ہی لیٹ کر سر سے اشارہ کر سکتا ہو اور اگر اسی حالت میں ایک دن اور ایک رات کی نمازیں گزر جائیں اور پھر اسی حالت میں اس کا انتقال ہو جائے تو اس مریض سے حالت مرض میں رہ جانے والی نمازیں معاف ہیں اور ان کا فدیہ دینا بھی لازم نہیں ہے

...... جاری ہے

(وإن تعذر الإيماء) برأسه (وكثرت الفوائت)
بأن زادت على يوم وليلة (سقط القضاء عنه) وإن
كان يفهم في ظاهر الرواية (وعليه الفتوى) كما في الظهيرية.
(الدر المختار، كتاب الصلوة، باب صلاة المريض، ٢/٦٨٧، دار المعرفة)
وفي الولوالجية: المريض إذا صار بحال لا يستطيع
أن يصلي بالإيماء ولا بغير الإيماء فمات لا يجب عليه
شيء من كفارة الصلاة ولا يكون مأخوذاً.
(كتاب الطهارة، الفصل العاشر، ١/١٥٥، فاروقية بيشاور)
(الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والثلاثون
في صلاة المريض، ٢/٩٥، قديمي)
(البحر الرائق: كتاب الصلاة، باب صلوة المريض
٢/٢٠٣، رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية، كراتشي
٢ / ١١ / ٣٠ هـ

الجواب صحيح
محمد يوسف أفشاني
٥ / ١١ / ٣٠ هـ

الجواب صحيح
[illegible] غفرله
٥ / ١١ / ٣٠ هـ